IslamHouse.com

ماہِ محرّم اور عاشوراء سے متعلق ۳۳ فائدے

تالیف: شیخ محمد صالح المنجد۔ حفظہ اللہ۔

ترجمہ: شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

مراجعہ: جمشید عالم عبد السلام سلفی،

عزیز الرحمن ضیاء اللہ سنابلی

٣٣ فائدة في المحرّم وعاشوراء

(باللغة الأردية)

تأليف: الشيخ/محمد صالح المنجد -حفظه الله-

ترجمة: شفيق الرحمن ضياء الله المدني

مراجعة: جمشيد عالم عبد السلام السلفي-

عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

المكتب التعاوني للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة
هاتف: ٩٦٦١١٤٤٥٤٩٠٠+ فاكس: ٩٦٦١١٤٩٧٠١٢٦+ ص ب: ٢٩٤٦٥ الرياض: ١١٤٥٧
ISLAMIC PROPAGATION OFFICE IN RABWAH
P.O.BOX 29465 RIYADH 11457 TEL: +966 11 4454900 FAX: +966 11 4970126
OFFICERABWAH

فہرست موضوعات

عرضِ مُترجم ۳

مقدّمہ ۶

ماہِ محرّم اور عاشوراء سے متعلق ۳۳ فائدے ۷

نبذة مختصرة عن الكتاب:

٣٣ فائدة في المحرّم وعاشوراء: كتاب قيِّم مترجَم إلى اللغة الأردية جمع فيه مؤلفه-أثابه اللّٰه- فوائد وخلاصات مجموعة في فضل شهرالمحرَّم ويوم عاشوراء.

عرضِ مُترجم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اَمابعد:

ماہِ محرّم اسلامی سن ہجری کا پہلا مہینہ ہے، اوران چار حرمت والے مہینے میں سے ایک ہے جنہیں آسمان وزمین کی تخلیق کے وقت سے ہی محترم قرار دیا گیا ہے۔ اس ماہ کے روزے کو رمضان کے بعد سب سے بہتر نفلی روزہ قرار دیا گیا ہے، اوراس کی دسویں تاریخ کے روزہ کو گذشتہ ایک سال کے صغیرہ گناہ کی بخشش کا سبب بتایا گیا ہے، البتہ یہود کی مخالفت میں دسویں محرّم کے ساتھ نویں محرّم کو بھی روزہ رکھنے کا استحبابی حکم دیا گیا ہے۔

مگر افسوس! کہ مسلمان اس ماہ کے سلسلے میں افراط وتفریط اور بے راہ روی کے شکار ہیں۔ چناں چہ بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اس ماہ کو ماتم وعزاداری اور نالہ وشیون کا مہینہ بنا رکھا ہے اور شہادت حسینؓ کے نام پر اس ماہ کی دسویں تاریخ کو شرک وبدعات اور غیر شرعی رسومات کا ایسا طوفان برپا کرتے ہیں کہ الأمان! والحفیظ!

جبکہ بعض نے اس ماہ اور خاص کر کے اس کی دسویں تاریخ کو جشن اور گانے کا دن بنا لیا ہے، وہ اس دن پارٹیاں کرتے ہیں ،اور مخصوص قسم کے کھانے اور مٹھائیاں تیار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ساری چیزیں بدعات کی قبیل سے ہیں، اوراس میں یہود ونصاریٰ کی مشابہت پائی جاتی ہے۔

زیر مطالعہ کتاب (٣٣فائدة في المحرّم وعاشوراء) "ماہِ محرّم وعاشوراء سے متعلق ٣٣ فائدے" عالم اسلام کی مشہور علمی شخصیت علامہ محمد صالح المنجد۔ حفظہ اللہ۔ کی عربی تالیف ہے، جس میں اختصار کے ساتھ ماہِ محرّم اور عاشوراء سے متعلق اہم فوائد وخلاصے کو یکجا کر دیا گیاہے۔ اوراس ماہ میں اور خاص طور سے اس کی دسویں تاریخ کو شہادت حسینؓ کے نام پر کیے جانے والے غیر شرعی اعمال اور جاہلانہ رسومات سے پردہ اٹھاکر ان سے بچنے کا حکم دیا گیاہے۔

یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود اپنے موضوع پر نہایت ہی مفید وجامع ہے، لیکن عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے اردو داں حضرات کے لیے اس سے استفادہ مشکل تھا، بنابریں اسلام ہاؤس ڈاٹ کام کے شعبۂ ترجمہ وتالیف نے افادۂ عام کی خاطر اسے اردو قالب میں ڈھالاہے، حتیٰ الامکان ترجمہ کو درست ومعیاری بنانے کی کوشش کی گئی ہے، اور مؤلّف کے مقصود کا خاص

خیال رکھا گیا ہے،اور آسان، عام فہم زبان اور شُستہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے تا کہ عام قارئین کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہو، مگر کمال صرف اللہ عزو جل کی ذات کا خاصہ ہے،لہذا کسی مقام پر اگر کوئی سَقم نظر آئے تو ازراہِ کرم خاکسار کو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اس کی اصلاح کی جا سکے۔

ربّ کریم سے دعا ہے کہ اس کتاب کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے،اس کے نفع کو عام کرے، والدین اور جملہ اساتذۂ کرام کے لئے مغفرت وسامانِ آخرت بنائے، اور کتاب کے مولّف، مترجم، مراجع، ناشر اور تمام معاونین کی خدمات کو قبول کر کے ان سب کے حق میں صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔

(طالبِ دُعا: abufaisalzia@yahoo.com)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدّمہ

تمام تعریفات صرف اللہ کے لیے ہیں، اور درود وسلام نازل ہو اللہ کے رسول ﷺ پر۔

قارئین کرام:

ماہِ محرّم اور عاشوراء (دسویں محرّم) سے متعلق جمع کردہ یہ چند فوائد وخلاصے ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ انہیں نفع بخش بنائے، اور ہر اس شخص کو جزائے خیر سے نوازے جو اس کی نشرو اشاعت کرنے اور اعداد وترتیب دینے میں معاون ومشارک بنے۔

محمد صالح المنجد

ماہِ محرّم اور عاشوراء (دسویں محرّم) سے متعلق ۳۳ فائدے

۱۔ ماہِ محرّم ہجری سال کا سب سے پہلا مہینہ ہے، اور مسلسل تین حرمت والے مہینوں میں کا آخری مہینہ ہے یعنی: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرّم، اور پھر رجب حرمت والا مہینہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّـهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّـهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ)

ترجمہ: "مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے، اسی دن سے جب سے آسمان وزمین کو اس نے پیدا کیا ہے اس میں سے چار حرمت وادب کے ہیں۔ یہی درست دین ہے، تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں

سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے[1]۔"

اور حدیث رسول ﷺ ہے:

(إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ:السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ:ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ)

ترجمہ:"بے شک زمانہ گھوم گھما کر اسی حالت پر لوٹ آیا ہے جس پر وہ اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی۔ سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں چار حرمت والے ہیں، تین تو لگاتار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرّم اور چوتھا

(1)سورہ توبہ:۳٦

مضر قبیلے کا ماہِ رجب، جو جُمادیٰ الاُخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے[2]۔"

۲۔اس ماہ کی فضیلت میں سے یہ ہے کہ اسے نبی ﷺ نے "اللہ کا مہینہ[3]" قرار دیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی اضافت ،اضافتِ تعظیمی ہے،جو اس کے شرف وفضیلت پر دلالت کرتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات میں سے مخصوص وچنیدہ لوگوں کی ہی اضافت اپنی طرف کرتا ہے،جیسا کہ محمد، ابراہیم، اسحاق، یعقوب وغیرہ انبیائے کرام کو اپنی عبودیت کی طرف منسوب کیا ہے،اور اپنے گھر اور اونٹنی کو اپنی طرف منسوب کیا ہے[4]۔"

---

(2) بخاری(ح۳۱۹۷)، مسلم(ح۱٦۷۹)

(3) صحیح مسلم(ح۱۱٦۳)

(4)لطائف المعارف لابن رجب(ص۳٦)

۳۔ بعض علماء اس بات کی طرف گئے ہیں کہ محرّم حرمت والے مہینے میں سب سے بہتر مہینہ ہے، چنانچہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں: ”حرمت والے مہینے میں سب سے افضل: اللہ کا مہینہ محرّم ہے۔“ نیز فرمایا: ”اللہ نے سال کا آغاز حرمت والے مہینہ سے کیا ہے، اور حرمت والے مہینہ سے ختم کیا ہے، لہذا اللہ کے نزدیک سال میں ماہ رمضان کے بعد محرّم سے بڑھ کر کوئی ماہ نہیں ہے[5]۔“

۴۔ محرّم میں سب سے افضل: ابتدائی دس دن ہیں، ابو عثمان النہدیؒ فرماتے ہیں: (سلف صالحین) تین عشروں کی کافی تعظیم کرتے تھے: رمضان کا آخری عشرہ، ذوالحجہ کا پہلا عشرہ، اور محرّم کا پہلا عشرہ[6]۔“

---

(5) لطائف المعارف لابن رجب (ص۳۴)

(6) لطائف المعارف لابن رجب (ص۳۵)

۵۔ حرمت والے مہینوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری ہے: (...فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ)

ترجمہ: "... تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو[7]۔"

چناں چہ دیگر ماہ کی بہ نسبت گناہ میں یہ زیادہ بلیغ وموکد ہے، کیونکہ اس کی حرمت وعظمت بہت زیادہ ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حرمت والے مہینے میں ظلم کرنا دیگر ماہ کی بہ نسبت ظلم کرنے سے زیادہ گناہ اور غلطی کا کام ہے، اگرچہ ظلم کرنا ہر حال میں عظیم (گناہ) ہے، مگر اللہ اپنے امر میں سے جسے چاہتا ہے عظیم بنا دیتا ہے[8]۔"

---

(7) سورہ توبہ:۳۶

(8) تفسیر طبری (۱۴/۲۳۸)، وتفسیر ابن کثیر (۴/۱۴۸)

٦۔اس عظیم ماہ میں کثرت سے روزہ رکھنا مستحب ہے، چناں چہ حدیث میں ہے:

(أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ:شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ:صَلَاةُ اللَّيْلِ)

ترجمہ:"رمضان المبارک کے بعد اللہ کے مہینے محرم کے روزے سب روزوں سے افضل ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات (یعنی تہجد) کی نماز ہے[9]۔"

ابن رجبؒ فرماتے ہیں کہ:"اس حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ رمضان کے بعد سب سے بہتر نفل روزہ: اللہ کے مہینہ محرّم کا روزہ ہے[10]۔"

(9) مسلم (ح ۱۱۶۳)

(10) لطائف المعارف (ص ۳۴)

اور یہ مطلق نفلی (روزہ) پر محمول ہے۔

۷۔ محرّم میں روزے کا استحباب کثرت سے روزہ رکھنے پر محمول ہے نہ کہ پورے ماہ روزہ رکھنا ہے۔

کیوں کہ رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے رمضان کے علاوہ کبھی بھی کسی ماہ کا مکمل روزہ نہیں رکھا، اور نہ ہی شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزہ رکھا[11]۔"

۸۔ علماء کا اشکال:

نبی ﷺ نے شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں (نفلی) روزہ نہیں رکھا، جب کہ آپ ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ: رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ، ماہ محرّم کا روزہ ہے۔

(11) صحیح بخاری (۱۹۶۹، ۱۹۷۱)، و صحیح مسلم (۱۱۵۶، ۱۱۵۷)

جواب:

☆ کہا گیا ہے کہ: ہو سکتا ہے آپ ﷺ کو محرّم کی فضیلت کا علم اس کا روزہ رکھنے سے پہلے آخری زمانہ میں ہوا ہو۔

☆ یا ہو سکتا ہے کہ: آپ ﷺ کو محرم کے مہینے میں کچھ ایسی عذر لاحق ہو گئی ہوں جو اس ماہ میں کثرت سے روزہ رکھنے میں مانع رہی ہوں، جیسے سفر، بیماری وغیرہ [12]۔"

۹۔ عاشوراء جمہور علمائے سلف وخلف کے نزدیک محرّم کا دسواں دن ہے، اور یہ احادیث کے ظاہر اور لفظ کے اطلاق کے مطابق ہے، اور اہل لغت کے یہاں معروف ومشہور ہے [13]۔"

---

(12) ملاحظہ فرمائیں: صحیح مسلم مع شرح نووی (۸/ ۳۷، ۵۵)، والمجموع (۶/ ۳۸۷)

(13) ملاحظہ فرمائیں: صحیح مسلم مع شرح نووی (۸/ ۱۲)، والمجموع (۶/ ۳۸۳)

۱۰۔ عاشوراء یہ اسلامی نام ہے جو جاہلیت میں معروف نہیں تھا[14]۔

۱۱۔ عاشوراء (دسویں محرم) کا روزہ رکھنا بہت زیادہ مستحب ہے، چناں چہ حدیث پاک میں ہے:

(صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ)

ترجمہ: ”مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یوم عاشوراء کا روزہ گذشتہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جائے گا“[15]۔

---

(14) ملاحظہ فرمائیں: مشارق الأنوار للقاضی عیاض (۲/۱۰۲)، وکشّاف القناع للبُہُوتی (۲/۳۳۸)

(15) صحیح مسلم (ح۱۱۶۲)

۱۲۔ عاشوراء کے روزے سے تمام چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن بڑے گناہ معاف نہیں ہوتے (بلکہ ان کے لیے توبہ ضروری ہے)۔

چناں چہ اگر کوئی صغیرہ گناہ موجود ہوا تو وہ مٹ جائے گا، اور اگر صغیرہ یا کبیرہ کوئی بھی گناہ نہ ہوا تو اس کے بدلے میں نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اس کے درجات بلند کر دیئے جائیں گے، اور اگر کوئی ایک یا متعدد کبیرہ گناہ ہوئے، لیکن کوئی صغیرہ گناہ نہ پایا گیا، تو ہمیں امید ہے کہ ان کبیرہ گناہوں میں کچھ تخفیف ہو جائے گی[16]۔"

(16) ملاحظہ فرمائیں: صحیح مسلم مع شرح نووی (۳/ ۱۱۳، ۸/ ۵۱)، والمجموع (۶/ ۳۸۲)

۱۳۔ انسان کو چاہیے کہ اپنے اہل و عیال ،بچوں اوراپنی کفالت ونگرانی میں رہنے والوں کو یومِ عاشوراء کا روزہ رکھنے اور اس کے لیے بیدار ہو کر سحری کھانے کی وصیت و تلقین کرے۔

ربیع بنت معوّذ رضی اللہ عنہا عاشوراء کے روزہ۔جو رمضان سے پہلے فرض تھا۔کے بارے میں فرماتی ہیں:

(فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ،وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا،وَنَجْعَلُ لَهُمْ اللُّعْبَةَ مِنْ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ، حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ)

’’ہم خود اس کاروزہ رکھتی تھیں،اوراپنے بچوں کو بھی روزہ رکھواتی تھیں،اورہم ان کے لیے اون کا گڑیا بنادیتی تھیں،

چناں چہ ان میں سے جب کوئی کھانا کے لیے روتا تو ہم اسے وہ دے دیتیں، یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا[17]۔“

۱۴۔یہود ونصاریٰ کی مخالفت کرتے ہوئے نو اور دس کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: (حِيْنَ صَامَ رَسُولُ اللّٰہِ - صلى الله عليه وسلم - يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰہِ :إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ - صَلى الله عليه وسلَم -: "فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ[أي:مع العاشر]"، قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰہِ صلى الله عليه وسلم)

(17) صحیح بخاری(۱۹۶۰)،و صحیح مسلم(۱۱۳۶)

جب رسول ﷺ نے یومِ عاشوراء کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا تو صحابہؓ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہودی اور عیسائی تو اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "اگر اللہ نے چاہا تو آئندہ برس ہم (دسویں کے ساتھ) نو محرم کا روزہ (بھی) رکھیں گے"، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ آئندہ برس آنے سے قبل ہی رسول اکرم ﷺ فوت ہو گئے۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ:

(لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ) "اگر میں اگلے (سال) زندہ رہا تو نو محرّم کا (بھی) روزہ رکھوں گا[18]۔"

---

(18) صحیح مسلم (۱۱۳۴)

۱۵۔ جس کا نویں محرّم کا روزہ چھوٹ جائے، تو اس کے لیے یہود کی مخالفت کرتے ہوئے دسویں کے ساتھ گیارہویں کا روزہ رکھنا مشروع ہے۔

۱۶۔ ہلالِ محرّم کے گھٹنے، یا ماہ محرّم کے دخول میں اشتباہ پائے جانے، یا کسی غلطی میں واقع ہونے کے اندیشہ کے سبب عاشوراء کے لیے احتیاط کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے، چناں چہ نویں تاریخ کو دسویں تاریخ شمار کیا جائے گا۔ اور احتیاط کا اعتبار دسویں سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد روزہ رکھ کر ہو گا۔

۱۷۔ بعض علماء کے یہاں عاشوراء کے روزے کے تین مراتب ہیں:

اول: تین دن (نویں، دسویں، گیارہویں محرّم کا) روزہ رکھنا۔ اوراس سلسلہ میں ضعیف[19] حدیث مروی ہے۔اور بعض سلف سے بطور احتیاط ایسا کرنا منقول ہے[20]۔

دوم: نویں اور دسویں محرّم کا روزہ رکھنا: اوراسی پر اکثر احادیث دلالت کرتی ہیں، اور یہی سنّت میں وارد ہے۔

سوم: صرف دسویں محرّم کا روزہ رکھنا، اور یہ بلا کراہت جائز ہے[21]۔

---

(19) اوراس کے الفاظ یہ ہیں: (صُومُوا يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَخَالِفُوا فِيهِ الْيَهُودَ، صُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا، أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا)، وفي رواية: (صُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا، وَ بَعْدَهُ يَوْمًا). "یوم عاشوراء کا روزہ رکھو، اوراس میں یہود کی مخالفت کرو، اس سے ایک دن پہلے روزہ رکھو یا اس کے ایک دن بعد"، اورایک روایت میں ہے: "اس کے ایک دن پہلے اورایک دن بعد روزہ رکھو"۔ تخریج: مسند احمد (ح ۲۱۵۴)، سنن کبری للبیہقی (۴/ ۲۸۷)، سلسلہ ضعیفہ للألبانیؒ (ح ۴۲۹۷)، مسند احمد کے محققین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اور شیخ احمد شاکرؒ نے اسے حسن کہا ہے۔

(20) ملاحظہ فرمائیں: لطائف المعارف (ص ۵۲)

(21) ملاحظہ فرمائیں: زاد المعاد لابن القیم (۲/ ۷۲)، وفتح الباری لابن حجر (۴/ ۲۶۴)

۱۸۔ یوم عاشوراء اگر جمعہ یا سنیچر کے روز ہو تو صرف اس دن اس کا روزہ رکھنے میں کوئی ممانعت و کراہت نہیں ہے، چناں چہ عاشوراء کا روزہ رکھا جائے گا کیوں کہ یہ ان ایام میں سے ہے جس کا روزہ رکھنا مشروع ہے، نہ یہ کہ جمعہ یا سنیچر کا دن ہونے کی وجہ سے روزہ رکھا جارہا ہے [22]۔“

۱۹۔ جس کے ذمے ایامِ رمضان کی قضا ہو تو نفل کی نیت سے عاشوراء کے روزے رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے، پھر وہ اپنے ذمے روزوں کی قضا کرے گا، کیونکہ راجح قول کے مطابق رمضان کی قضا کرنے سے پہلے نفلی روزہ رکھنا جائز ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ ایک متعین روزہ ہے جو اس دن کے گزرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے، اور قضا کے لیے کافی وقت ہے۔

---

(22) ملاحظہ فرمائیں: فتح الباری (۴/۲۴۴)، وفتاوی ابن باز (۱۵/۴۱۴)، وفتاوی ابن عثیمین (۲۰/۵۸)

۲۰۔ جس کے ذمے ایامِ رمضان کی قضا ہو، اور اس نے عاشوراء کا روزہ رمضان کے بعض دن کی قضا کی نیت سے رکھا تو بعض اہل علم کے نزدیک اس کا قضا صحیح ہے، اور بعض اہل علم کے نزدیک عاشوراء کے ثواب پانے کی امید ہے، چناں چہ اسے قضا کے ساتھ ساتھ عاشوراء کا بھی ثواب حاصل ہو گا، اور یہی شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے [23]۔"

لیکن بہتر یہ ہے کہ: وہ یومِ عاشوراء کے علاوہ دنوں میں اپنے ذمے باقی روزوں کی قضا کرے، چناں چہ وہ عاشوراء کی نفل کی نیت سے روزہ رکھے، پھر اپنے ذمے باقی روزوں کی قضا کرے، تاکہ وہ دونوں فضیلتوں یعنی: یومِ عاشوراء کے روزہ کی فضیلت اور قضا کی فضیلت کو جمع کر سکے۔

(23) ملاحظہ فرمائیں: فتاوی ابن عثیمین (۲۰/۴۸)

۲۱۔ نویں اور گیارہویں محرّم کا روزہ قضائے رمضان کی نیت سے، اورعاشوراء کے روزے کو نفل کی نیت سے رکھنا جائز ہے، اوراس طرح سے اسے قضا اور نفل دونوں کا ثواب حاصل گا۔

۲۲۔ مسافر شخص اگر مشقت نہ محسوس کرے تو اس کے لیے عاشوراء کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۳۔ حائضہ یا نفاس والی عورت یا بیمار شخص کے لیے عاشوراء کا روزہ چھوٹنے کے بعد اس کا قضا کرنا مشروع نہیں ہے، کیوں کہ یہ روزہ متعین دن میں مخصوص کیا گیا ہے اوراس دن کے فوت ہونے سے اس کا حکم بھی فوت ہو جائے گا۔[24]

(24) ملاحظہ فرمائیں: فتاوی ابن عثیمین (۲۰/۴۳).

۲۴۔جو شخص کسی عذر کی بنا پر یوم عاشوراء کا روزہ نہ رکھ پائے، جیسے: بیمار، حائضہ اور مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) وغیرہ، اوران کی ہر سال اس دن روزہ رکھنے کی عادت رہی ہو تو اس کی نیت کرنے کی وجہ سے اسے ثواب ملے گا، چناں چہ حدیث شریف میں ہے:(إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا)

"جب بندہ بیمار ہو جائے، یا سفر پے ہو تو اقامت وصحت کی حالت میں عمل کرنے کی طرح اس کے لیے اجر لکھا جائے گا (25)۔"

۲۵۔رمضان سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھنا فرض تھا، پھر اس کی فرضیت کو استحباب کی طرف منسوخ کر دیا گیا ہے۔

---

(25) صحیح بخاری(ح۲۹۹۶)

چناں چہ ام ّالمومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

(كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ، قبلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ ،فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ: كانَ مَنْ شَاءَ صامَ يومَ عاشوراءَ،وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ)

”رسول اللہ ﷺ رمضان کے فرض ہونے سے پہلے عاشوراء کے روزہ کا حکم دیتے تھے، پھر جب رمضان کی فرضیت ہوئی تو جو چاہتا عاشوراء کا روزہ رکھتا، اور جو چاہتا نہ رکھتا[26]۔“

اورایک دوسری حدیث میں ہے: (هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ أحبَّ أَنْ يُفطِرَ فَلْيُفْطِرْ)

---

(26) صحیح بخاری(ح۱۵۹۲)، وصحیح مسلم(۱۱۲۵)

”یہ عاشوراء کا دن ہے، اللہ نے تم پر اس کے روزے کو فرض نہیں کیا ہے، لیکن میں روزہ سے ہوں، لہذا تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے رکھے، اور جو افطار کرنا چاہے افطار کرے [27]۔“

۲۶۔ عرفہ کا دن عاشوراء کے دن سے افضل ہے، اور اس کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

اور اس کی حکمت کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ: عاشوراء کا دن موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، اور عرفہ کا دن نبی ﷺ کی طرف منسوب ہے، اور یہ ہماری شریعت کی خصائص میں سے ہے، اس لیے یہ افضل ہے، اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی برکات کی وجہ سے دوگنا اجر دیا گیا ہے۔

---

(27) صحیح بخاری (ح۲۰۰۳)، و صحیح مسلم (۱۱۲۹)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: یومِ عرفہ ایسے حرمت والے ماہ میں ہے کہ اس سے پہلے (ذی القعدہ) بھی حرمت والا ماہ ہے، اور اس کے بعد (محرّم) بھی حرمت والا مہینہ ہے، بخلاف عاشوراء کے (کیوں کہ اس کے بعد کوئی حرمت والا مہینہ نہیں ہے) [28]۔

اوراس کی حکمت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ: یومِ عاشوراء میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کے دشمن سے نجات دے کر اپنی نعمت کی تکمیل فرمائی، اور یومِ عرفہ میں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر ان کی رسالت تکمیل کرکے اپنی نعمت پوری کی۔ اور دین کی نعمت کی تکمیل جسم کی نعمت کی تکمیل سے بڑھ کر ہے، چناں چہ ثواب میں برتری کا حصول نعمت کی نوعیت میں تفاضل کی بناء پر ہے، تو یہ دین کی نعمت ہے اور وہ جسم کی نعمت ہے۔

---

(28) ملاحظہ فرمائیں: بدائع الفوائد (۴/۲۱۱)، وفتح الباری (۴/۲۴۹)

۲۷۔یومِ عاشوراء اللہ تعالیٰ کے عظیم دنوں میں سے ایک ہے۔جیسا کہ حدیث میں وارد ہے [29]۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّـهِ)

ترجمہ:" اور انہیں اللہ کے احسانات یاد دلا [30]۔"

اللہ تعالیٰ نے اس دن موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی،اور فرعون اوراس کی قوم کو غرق کر دیا، اسی لیے موسیٰ علیہ السلام نے اس نعمت کا شکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھا،اوراللہ کے رسول ﷺ نے خود روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو استحباب کے طور پر روزہ رکھنے کا حکم دیا،اللہ کے نبی

---

(29) حدیث میں ہے:(إن عاشوراء یومٌ من أیّام اللہ)"عاشوراء اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے۔" صحیح مسلم(ح۱۸۹۲)

(30) سورہ ابراہیم:۵

موسیٰ علیہ السلام کی متابعت میں، ”نعمت کے تجدّد کے اوقات میں اس کا شکر سے مقابلہ کرنے کے باب سے [31]۔“

چناں چہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

(أن رسولَ اللهِ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُودَ صياماً يَوْمَ عَاشُورَاءَ فقال لهم:(مَا هذَا اليومُ الذي تَصومُونَه؟)؟ فَقَالُوا:هذا يومٌ عظيمٌ،أَنجَى اللهُ فيه موسى وقومَه،وغرَّق فرعونَ وقومَه-، وفي روايةٍ:هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللهُ فِيهِ مُوسَى، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ، فَصَامهُ موسى شُكراً؛ فَنَحْنُ نَصُومُهُ. فَقَالَ رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَحْنُ أحقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ) فصامه رسول الله صلى الله عليه وسلم، وَأَمَرَ بِصَوْمِهِ)

---

(31) لطائف المعارف (ص۹۶)، معمولی تبدیلی کے ساتھ۔

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا، تو آپ نے ان سے فرمایا: ”یہ کیسا دن ہے جس میں روزہ سے ہو“؟، تو ان لوگوں نے کہا: یہ ایک عظیم دن ہے، اسی دن اللہ نے موسیٰ اور ان کی قوم کو نجات دیا تھا، اور فرعون اور ان کی قوم کو غرق کر دیا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے: یہ ایسا دن ہے جس میں اللہ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا کیا تھا۔، چناں چہ موسیٰ نے بطور شکر اس دن روزہ رکھا، لہذا ہم بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم تمہارے بہ نسبت (اس طرز عمل کو اپنانے میں) موسی علیہ السلام کے زیادہ قریب و مستحق ہیں“، چناں چہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور (صحابہ کرام) کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا [32]۔“

---

(32) صحیح بخاری (۳۹۴۳)، و مسلم (۱۱۳۰) اور لفظ مسلم کے ہیں۔

۲۸۔عاشوراء ہمیں اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان آپس میں گہرا تعلق استوار ہونا چاہیے، اگرچہ ان کے درمیان زمان ومکان کی دوری ہو، اسی طرح مسلمانوں کے درمیان ایمانی اخوّت کے قیام کی ضرورت کی یاد دہانی کراتا ہے، اوراللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اس کے مومن بندوں کے لیے موالات کے قیام کی یاددہانی کراتا ہے: (وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ)

ترجمہ: ”مومن مرد وعورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار ومعاون اور) دوست ہیں[33]۔“

۲۹۔یومِ عاشوراء، شُکر اور اللہ سے نصرت وکشادگی طلب کرنے کا دن ہے۔ اسی دن موسیٰ سے کہا گیا:

---

(33) سورہ توبہ: ۷۱

(إِنَّا لَمُدْرَكُونَ) ”ہم تو یقیناً پکڑ لیے گئے [34]۔“

تو موسیٰ نے جواب دیا:

(كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ)

”ہر گز نہیں۔ یقین مانو، میرا رب میرے ساتھ ہے جو ضرور مجھے راہ دکھائے گا [35]۔“

۳۰۔ یومِ عاشوراء کی تعظیم اہل جاہلیت کے یہاں معروف تھی، چناں چہ وہ اس دن کی تعظیم کرتے، اس دن روزہ رکھتے ،اوراسی دن کعبہ پر غلاف چڑھاتے تھے، جیسا کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے [36]۔

---

(34) سورہ شعراء:۶۱

(35) سورہ شعراء:۶۲

(36) صحیح بخاری (۱۵۹۲، ۱۸۹۳)، و صحیح مسلم (۱۱۲۵)۔

۳۱۔ یومِ عاشوراء کی تعظیم اس دن روزہ رکھ کر ہو گا، دشمن سے نجات دلانے اوراسے ہلاک کرنے کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کر کے، اوراس دن اللہ کے دشمنوں اور اس کے رسولوں کے دشمنوں کے بارے میں اللہ کے افعال وکارنامے کو یاد کر کے ہو گا۔

۳۲۔ یومِ عاشوراء کے دن بعض لوگوں نے بہت ساری بدعات ایجاد کرر کھی ہیں، ان میں سے بعض بدعتیوں نے۔ شہادتِ حسینؓ کی وجہ سے۔ اس دن کو حزن وغم، نوحہ وماتم، نالہ وشیون، گردن زنی، لباس پھاڑنے، سینہ کوبی وتماچہ مارنے وزنجیرزنی وغیرہ کادن بنار کھا ہے، حالاں کہ یہ چیزیں اللہ کے دین میں سے نہیں ہیں، بلکہ یہ جاہلیت کے افعال میں سے ہیں۔

اور حدیث پاک میں ہے:

(لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)

''وہ شخص ہم سے نہیں ہے، جو رخسار نوچے، گریبان پھاڑے، اور جاہلیت کی پکار کرے[37]۔''

جب کہ مصیبت کے وقت مومن صبر واحتساب سے کام لیتا ہے اور قضائے الٰہی پر راضی ہوتا ہے۔

۳۳۔عاشوراء کے دن شیاطین نے بہتیرے لوگوں کی عقلوں سے خوب کھیل کھیلا ہے، اورانہیں مومنوں کے راستہ سے دور کردیا ہے، چناں چہ ان میں سے بعض نے اس دن کو ماتم وعزاداری کا دن بنالیا ہے، اور بعض نے اسے جشن وگانے کا دن بنارکھا ہے، اور بعض ایسے ہیں جو اس دن پارٹیاں کرتے ہیں

(37) صحیح بخاری(۱۲۹۴)، ومسلم(۱۰۳)

،اور مخصوص قسم کے کھانے اور مٹھائی تیار کرتے ہیں۔ اوران ساری چیزوں میں،اس دن کی تعظیم کے بارے میں یہود ونصاریٰ کی مشابہت پائی جاتی ہے۔اور یہ ساری چیزیں دین میں بدعات و محدثات کی قبیل سے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعاگوہیں کہ اللہ ہمیں اس چیز کی توفیق دے جسے وہ پسند فرمائے اوراس سے وہ راضی و خوش ہو،اور تمام تعریفات (صرف)رب العالمین کے لیے ہیں۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد،وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔